الشریعہ اکادمی سے شائع کر دیا۔ دینی مدارس کا نصابِ تعلیم اور اس کی اہمیت وافادیت، مدارس کا نظامِ تربیت، چند اصلاح طلب پہلو، مغرب کا فکری وتہذیبی چیلنج اور علماء کی ذمہ داریاں، دینی مدارس میں عمرانی علوم کی تدریس کی ضرورت واہمیت، نصاب کے حوالے سے چند تجاویز، فضلائے مدارس کے علمی وروحانی معیار کا مسئلہ، تربیتی نظام کی ضرورت اور تقاضے، دینی مدارس کے نصاب ونظام میں اصلاحی تدابیر اور دینی مدارس میں عربی زبان کی تعلیم کا منہج۔ ۱۸۰ روپے میں ۲۳۲ صفحات پر پھیلے ہوئے پریشان ہونے، تفکرات بڑھانے اور سوچ سوچ کر بے حال کرنے والے اتنے بہت سے مضامین وموضوعات سستے ہیں، نہایت سستے۔ لیکن صرف ان لوگوں کے لیے جن کو (خدانہ کردہ ونصیب دشمناں) یہ امراض لاحق ہوں۔ میں دعا گو ہوں کہ اس مرض کے جراثیم (مع اس کتاب کے) وفاق ہائے مدارس کی نصاب کمیٹیوں کے ارباب بست وکشاد تک پہنچ جائیں۔ آمین!

● کتاب: ید بیضا　　　ترجمہ وتحقیق: عبدالستار گریوال

ضخامت: ۶۷۲ صفحات　　　قیمت: ۴۰۰ روپے　　　ناشر: دارالکتاب غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

زیر نظر کتاب اسلام کے تصورِ انقلاب اور اسلامیوں کی غلبہ پسندی کی خواہش کے مبداء ومعاد کے تجزیے پر مشتمل مختلف انفرادی مضامین کے ایک پیہم اور مرتب سلسلے کی کتابی شکل ہے۔ اس سلسلے کے تمام مضامین انفرادی ہیں یعنی مختلف افراد کے لکھے ہوئے ہیں۔ کتاب اپنی ہیئت کذائی سے ایک باقاعدہ مطالعاتی اور تجزیاتی مقالہ معلوم ہوتی ہے جس کے مختلف ذیلی موضوعات پر مختلف لوگوں سے یا تو خود لکھوایا گیا ہے یا پھر مختلف لوگوں کے لکھے اور چھپے ہوئے مضامین کو جمع کیا گیا ہے۔

ان مضامین کا جامع ومرتب کوئی نامعلوم شخص ہے جس کے بارے میں جناب مترجم نے صرف ''ایک غیر مسلم'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح تمام مضامین کے لکھنے والے افراد بھی (کم از کم پاکستان میں) غیر معروف اور اجنبی ہیں۔ بعض مضامین کے شروع میں تو مضمون نگار کا نام موجود ہے لیکن بعض اس قید سے بھی آزاد ہیں۔ (شاید ایسے مضامین کے مصنف بھی وہی ''ایک غیر مسلم'' ہی ہیں)

مترجم نے سرورق پر اس کتاب کو مولانا مودودی اور شاہ ولی اللہ رحمہما اللہ کے افکار کا تجزیاتی وتقابلی مطالعہ قرار دیا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں شخصیات کے اسمائے گرامی اور ہر دو کے افکار سے ہماری گہری دلچسپی نے ہمیں اس کتاب کی طرف لپکنے پر مجبور کیا لیکن فہرست دیکھ کر افسوس ہوا کہ اس میں مولانا مودودی پر صرف تین مضامین (اور ۶۴ صفحے) ہیں جن میں سے ایک میں حضرت شاہ صاحب کا بھی تذکرہ ہے جس میں مولانا مودودی کے افکار سے ان کا تقابل کیا گیا ہے جب کہ باقی کے ستائیس مضامین اور پانچ سو آٹھ صفحے ان دونوں شخصیات کے تذکرے سے بالکلیہ خالی ہیں۔ اس صورت حال میں اس کتاب کو ان دونوں شخصیات کا تقابلی مطالعہ کہنا کچھ زیادہ درست نہیں دکھائی دیتا۔

یہ کتاب جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا دراصل اسلام کے تصورِ انقلاب اور اسلامی مفکرین کے فکر وفلسفہ کو اجالنے اور نکھار کر قابل فہم بنانے کی ایک طے شدہ اور باقاعدہ کوشش ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلا مضمون ''اسلام میں توحید'' ہے۔ اس میں اسلامی نظریۂ توحید پر مختلف مسلم فلاسفہ ومتکلمین کے افکار وتجزیات پر بحث کی گئی ہے۔ اسے کسی Edada Adelowo صاحب (یا صاحبہ) نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ کون بزرگ ہیں، کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، معلوم نہیں۔ گفتگو باحوالہ ہے لیکن کتب کے صفحات وغیرہ کی طرف رہنمائی